

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

دوسرا اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 20 جون 2013ء بروز جمعرات بمطابق 10 شعبان 1434ھ۔

صفہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
02	تلاؤت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
03	دعائے مغفرت۔	2
03	میزائیہ مالی سال 2013-14ء۔	3

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 20 جون 2013ء بروز جمعرات بوقت شام 06 بجھر 10
منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر میر جان محمد خان جمالی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ه وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَسِرُونَ ه وَأَنْفَقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدٌ كُمْ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخْرَتْنَاهُ إِلَى أَجَلِ قَرِيبٍ لَا فَاصَدَقُ وَأَكُنْ مِنْ الصَّالِحِينَ ه وَلَنْ يُؤْخِرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ط وَاللَّهُ خَيْرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ه

﴿ بارہ نمبر ۲۸ سورۃ المنافقون آیات نمبر ۹ تا ۱۱ ﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! غافل نہ کر دیں تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہیں ٹوٹے میں۔ اور خرچ کرو کچھ ہمارا دیا ہوا اس سے پہلے کہ آپنے تم میں کسی کو موت تب کہے اے رب کیوں نہ ڈھیل دی تو نے مجھ کو ایک تھوڑی سی مدت کہ میں خیرات کرتا اور ہو جاتا نیک لوگوں میں۔ اور ہرگز نہ ڈھیل دے گا اللہ کسی جی کو جب آپنچا اس کا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

جناب اسپیکر: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔ (مداخلت۔شور) ایک منٹ بیٹھیں، آپ لوگ تشریف توڑھیں۔ جو میں بات کر رہا ہوں وہ سُئیں۔ نصر اللہ صاحب! آپ بھی بیٹھیں۔ جی please میں کچھ کہنا چاہتا ہوں، جب اسپیکر کچھ کہہ رہا ہو تو معزز زار کی بن سے گزارش ہے کہ وہ تشریف رکھیں، یہ اصول ہے اسمبلی کا۔ میں اسپیکر یا کوئی بھی ہومیرے بعد میں بھی آئیں گے، کل بھی آئیں گے، یہ ایک اصول ہے۔ ایک ہمارے صوبے میں سانحہ درسانحہ ہو رہے ہیں اور جب سے یہ اسمبلی آئی ہے، پہلے اجلاس میں بھی ہم نے فاتحہ کی۔ نواب ثناء اللہ کے گھرانے کے ساتھ جو ہوا۔ پھر دن نہیں گزرے تھے کہ ایک اور بڑا سانحہ ہوا جس میں ہماری طالبات کو target کیا گیا۔ بولان میڈیا کل کالج کو target کیا گیا اُسکے بعد اُسی صحیح کو زیارت ریزینڈنی جو ہمارا ایک symbol تھی، پاکستان کے حوالے سے بلوچستان میں، اُسکو جلا یا گیا۔ ایک متفقہ قرارداد آئی ہے جس میں سرفراز بگٹی صاحب، نصر اللہ صاحب دمڑ صاحب، راحیلہ درانی صاحب ہر ایک بھائی کی طرف سے ایک قرارداد آئی ہے۔ چونکہ یہ بجٹ سیشن ہے اس وقت نئی تقریر یہم take-up نہیں کریں گے، وہ 29 کو take-up کریں گے۔ اور ہماری آپ سے گزارش ہے کہ متفقہ طور پر ایک قرارداد آپ پلے آئیں 29 کے اجلاس کیلئے۔ تو اُسیں ہم اسکو زیر بحث لا گئیں گے اور اجلاس کو ایک دن اور بڑھانا پڑا تو 30 کو بھی اجلاس ہو سکتا ہے پہلی تاریخ کو بھی اجلاس ہو سکتا ہے۔ جی! مولانا صاحب شہداء کیلئے دعائے مغفرت کریں اور یہ دعا بھی کریں کہ اس صوبے میں خیر ہو۔ (دعائے مغفرت کی گئی) آمین۔ The Finance Minister to take the Floor۔ میڈیم! میرا خیال ہے ابھی نہیں آپ تو تقریر کا موقع دینے گے اُسی میں آپ criticise بھی کریں۔ I have given the

Floor to the Finance Minister, please.

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (قائد ایوان): بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔ جناب اسپیکر! ہمارے لئے یہ انہائی اعزاز کا باعث ہے کہ میں اس منتخب معزز ایوان جو کہ جمہوریت کے ثمرات کے نتیجے میں عمل میں آیا ہے۔ میں بجٹ سال 2013-14ء پیش کرنے جا رہا ہوں۔ یہ بلوچستان کی نئی عوامی اور جمہوری حکومت کا پہلا بجٹ ہے، یہ ایوان صرف ایوان کی امنگوں کی ترجیمانی نہیں کرتا بلکہ یہ ایوان کمکل بلوچستان ہے۔ کیونکہ یہاں کے تمام ارکان کی پُشت پر عوام کی قوت ہے، جنہوں نے جمہوری بنیادوں پر ہم پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے اور توقعات وابستہ کی ہیں۔ میں اپنی اس بجٹ تقریر کے ذریعے اپنے لوگوں کو جو ہماری اصل قوت ہیں، یقین دلاتا ہوں کہ ہم اُنکی توقعات پر پورا اُترنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور قومی مفادات کو ذاتی مفادات پر ترجیح دیتے ہوئے اپنے محمد و دوسری میں لامحدود مسائل کو حل کرنے کی حتی الوعظ کوشش کریں گے۔ کیونکہ ہم عوام کی قوت سے بخوبی واقف

ہیں اور جانتے ہیں کہ صرف جمہوریت ہی میں بہترین اختیار اور بہترین آزادی ہے۔ بلوچستان کے عوامی نمائندگان کا اس ایوان میں اجتماع میزانہ برائے مالی سال 2013-14ء اس صوبے کے عوام کے اپنے وسائل پر اختیار کا مظہر ہے اور میں اس معزز ایوان کی مدد اور تعاون سے اس صوبے کے وسائل کے منصافانہ اور شفاف استعمال کا وعدہ کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر! ہر مالی سال کا میزانہ ترقی کی راہ پر ایک قدم یا جست کی حیثیت رکھتا ہے اور ذرائع آمدی و اخراجات میں توازن اس شاہراہ پر ترقی کی رفتار کا تعین کرتا ہے۔ اس نئے منتخب ایوان کو حلف لیتے ہوئے سب سے مشکل مرحلہ جو در پیش آیا، وہ ہے میزانیہ مالی سال 2013-14ء۔ ہمارے عوام اس سے بخوبی آگاہ ہے کہ یہ صوبہ قدرتی وسائل سے مالا مال ہونے کے باوجود ادب تک ان سے استفادہ حاصل نہیں کر سکا جس کی وجہ سے اسکے وسائل محدود ہیں۔ وسیع رقبہ اور منتشر آبادی کی وجہ سے ترقی کی مدد میں اخراجات بہت زیادہ اور رفتار کچھ کم ہے۔ ان تمام وسائل سے آگاہی کے باوجود میں اس معزز ایوان کے توسط اور تعاون سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہماری ترجیح صرف اور صرف بلوچستان کے عوام کی بلا تفریق رنگِ نسل، اور ہماری حکومت رہنے تک ہمارے یہی اصول کا فرماء رہیں گے۔ جناب اسپیکر! میں اپنے ہم خیال ایوان نمائندگان کی طرف سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمیں ورش میں ملنے والی معاشی صورتحال کا اس تقریر میں ذکر کرنا مجبوری ہے ہم بیان نہیں کریں گے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اس صوبے کے باشمور عوام اس سے واقف ہیں۔ ہم مجبوریاں بیان کرنے کی وجہ سے بیہاں عوام کی دی ہوئی قوت کو بروئے کار لائیں گے اور ہمت سے مشکلات پر قابو پانے کی کوشش کریں گے۔ جناب اسپیکر! ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ اس حکومت کا پہلا میزانیہ مالی سال 2013-14ء تمام وسائل کا حل ہو گا نہ یہ حقیقی طور پر عوام کی خواہشات کا علمبردار ہو سکتا ہے۔ ہاں ہم میزانیہ مالی سال 2013-14ء موجودہ وسائل کے حل کی طرح اس عوامی قوت کی ترجیحات کا مظہر ضرور ہے اور اس سلسلے کے اوپر اقدامات کا مجموعہ ہے۔ بلوچستان کی اس منتخب عوامی قوت کے سماجی اور معاشی طریقے کے اصول اور ترجیحات انشاء اللہ صوبے میں سماجی اور اقتصادی پالیسیوں کے حوالے سے نئی روایت کی بنیاد ڈالیں گی۔ ہمارے لئے راہنماء اصول یہ ہے کہ بلوچستان کی ترقی صرف موثر تعلیمی نظام کے نفاذ و افادیت اور ہماری معیشت کے چار مضبوط ستونوں، زیریز میں معدنیات، زراعت، گلہ بانی، سمندر اور سمندری حیات سے سائنسی بنیادوں پر استفادہ ہی سے ممکن ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اگلے این ایف سی، یعنی آٹھویں نیشنل فائننس کمیشن ایوارڈ میں بلوچستان کا مدل اور جامع case پیش کرنا بھی ہمارے اجنبیوں کا حصہ ہے۔ اس حوالے سے اگلے سال سے ہم معیشت دانی کی ایک team تشکیل دے رہے ہیں اور ہماری حکومت درج ذیل ترجیحات کی بنیاد پر کام کریں گی:-

1. تعلیم کے میدان میں ہنگامی بندیاں پر کام کرنا۔ بلوچستان کے جغرافیائی حالات، منتشر آبادی کے ناظر میں تعلیمی پالیسی میں اصلاحات تاکہ پوری آبادی کو تعلیمی سہولتیں مہیا کی جاسکیں۔ اس مقصد کیلئے کالجز کی تغیر ترجیحات میں شامل ہے۔ اس مقصد کیلئے کالجز میں ہائل کی تغیر ترجیحات میں شامل ہے۔ مادری زبانوں میں تعلیم کے بندیاں حق کو تسلیم کرتے ہوئے اسکی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔ انشاء اللہ ہم جلد ہی پہلے اپنی کی بنیٹ مینگ میں مادری زبانوں کو ذرائع تعلیم as a subject کے طور پر اُسکا اعلان کریں گے اور ہم وہ اقدامات کریں گے جس میں legislation اشامل ہوتا کہ کوئی اور آمر اس decision کو واپس نہ لے سکے۔
2. صحت کا مسئلہ جو کہ بلوچستان میں نگین نویت اختیار کر چکا ہے، اس حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ صحت کا شعبہ انتظامی اور مالی دونوں طور پر نظر انداز شدہ ہے۔ اس محکمے کی فعالیت تعلیم کے ساتھ بڑی ترجیح ہے۔ محکمہ صحت سے مسلک تعلیمی اداروں کی بہتری اور نئے اداروں کی تغیر ہمارے پروگرام کا حصہ ہے۔
3. امن و امان کی حالت میں بہتری کیلئے صوبائی قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مستقل کرنا ہے۔
4. کرپشن اور اقرباء پروری کے خلاف منظم جدو جہد کرنی ہے۔ میں اسے پھر repeat کروں گا کہ کرپشن اور اقرباء پروری کے خلاف منظم جدو جہد کرنی ہے۔ صوبائی آمنی اور ذرائع روزگار میں اضافے کیلئے معدنیات کے تمام شعبوں میں سرمایہ کاری کی جائیگی۔
5. انفاراسترکچر اور معیشت کی بھائی بھی ہمارے ترقیاتی پروگرام کا حصہ ہیں جو کہ صوبے کی عمومی ترقی اور پیروزگاری کا حل اسی سے مسلک ہے۔
6. تو انائی، بھلی کے بھر جان پر قابو پانے کیلئے سمشی تو انائی کے مختلف منصوبے شروع کیئے جائیں گے اور وقت کے ساتھ ساتھ بھلی کے ذرائع کو سمشی تو انائی کی بندیاں میں تبدیل کیا جائیگا۔
7. ماہی گیری سے مسلک ذرائع آمنی اور روزگار کی ترقی۔
8. غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی تاکہ محدود وسائل کو بہتر انداز میں استعمال کیا جاسکے۔
9. بھی اداروں کی ماہی گیری، مال مولیشی اور تو انائی کے شعبہ جات میں حوصلہ افزائی کے ذریعے پیروزگار افراد کی سرکاری ملازمتوں پر انحصار کو کم کیا جائے۔
10. موجودہ صنعتی اداروں کی فعالیت اور ان سے مسلک ملازمین کی فلاح و بہبود اور باعزم روزگار کے موقع پیدا کرنا۔
11. بلوچستان کے عوام کیلئے وفاق سے وسائل اور ملازمتوں کا منصفانہ حصول، ملک میں اختیار و وسائل کی

موجودہ غیر منصفانہ تقسیم کو رد کرتے ہوئے دولت و اختیارات کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جائیگا۔ وفاق اور قومی وحدتوں کے درمیان وسائل کی شرح کو منصفانہ بناتے ہوئے 80% قومی وحدت اور 20% وفاق کیلئے مختص کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ قومی وحدتوں کے درمیان موجودہ تقسیم دولت کے فارمولہ کو تبدیل کرتے ہوئے این ایف سی میں تقسیم دولت کے نئے فارمولے کو بین الاقوامی دنیا میں جاری طریقہ کار کے مطابق غربت، منتشر آبادی، آمدنی اور آبادی کو مناسب توازن دینے کی بھرپور کوشش کی جائیگی۔ تاکہ بلوچستان کو سماجی اور اقتصادی حوالے سے دوسرا صوبوں کے برابر لایا جاسکے۔

12۔ خواتین کی سیاسی اور معاشری حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا جائیگا اور تمام امتیازی قانون کو ختم کر کے زندگی کے ہر شعبے میں عورتوں کی حوصلہ افزائی کی جائیگی اور تمام شعبوں میں انہیں برابری دلانے کی جدوجہد کی جائیگی۔ بلوچستان کے سرکاری ملازمین کی ترقی اور تحفظ کو یقینی بناتے ہوئے تمام اہم سرکاری عہدوں پر انکی تعیناتی کو اولیت دی جائیگی۔

13۔ اقلیتوں کو تحفظ دینے کی بھرپور کوشش کی جائیگی۔ اور انکی زندگی کے تمام شعبوں میں یکساں اہمیت دی جائیگی۔

دوستو! 14-2013ء بجٹ کا جائزہ: جناب اپیکر صاحب! آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کرنے سے پہلے یہ مناسب ہوگا کہ موجودہ مالی سال کے نظر ثانی تخمینہ معزز ایوان کے سامنے پیش کیا جائے جس کے بعد معزز ایوان کو ہماری مخلوط حکومت کے مالی اقدامات کے بارے میں آگاہی کروں گا۔ جاری سال 13-2012ء کے گل بجٹ کا ابتدائی تخمینہ 179.931 billion روپے تھا۔ نظر ثانی شدہ بجٹ برائے سال 13-2012ء کا تخمینہ 183.983 billion روپے کا ہوگا۔ 13-2012ء اخراجات کا جاریہ تخمینہ 144.112 billion روپے تھا۔ جو نظر ثانی تخمینہ میں کم ہو کر 138.383 billion روپے ہو گیا۔ مالی سال 13-2012ء میں پی ایس ڈی پی کا جنم 37.077 billion روپے تھا۔ میں 720 جاری اسکیمیں، جبکہ 34.780 billion روپے ہو گیا۔ نظر ثانی کے بعد 6064 جاری اسکیمیوں کیلئے billion 15.595 روپے جبکہ 615 نئی اسکیمیوں کیلئے billion 19.85 روپے مختص کیئے گئے۔ جبکہ وفاقی حکومت کے پی ایس ڈی پی سے صوبائی محکموں کے توسط سے عملدرآمد ہونے والی اسکیمیوں کیلئے billion 10.298 روپے اسکے علاوہ تھے۔ پی ایس ڈی پی برائے سال 13-2012ء کی 641 جاری اور نئی اسکیمیں مالی سال کے اختتام تک مکمل کی

جائیں گی۔ معزز ارائیں! پوچنکہ اس گورنمنٹ کی priority تعلیم پر ہے۔ تعلیم کے حوالے سے جناب اسپیکر! معاشرے کی مجموعی ترقی کے عمل میں تعلیم کی کلیدی اہمیت کے پیش نظر ہماری ترقیاتی حکومت عملی میں تعلیمی شبکے کی ترقی کو اولین ترجیح حاصل ہے۔ تعلیمی ترقی کے حوالے سے ہمارا عزم ہے کہ ہم اس شبکے کو جلد از جلد ترقی یافتہ صوبوں کے مساوی لا لائیں گے۔ تعلیم کو عام کرنے اور معیار کو بہتر بنانے کیلئے تمام دستیاب وسائل ہم اپنے بچوں پر خرچ کریں گے اور صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے اسلئے اس اہم شبکے کی ترقی و ترویج کیلئے ہماری حکومت مندرجہ ذیل اصلاحات کر گی:-

- 1۔ تمام اسکولوں کے اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانے کیلئے کمیونٹی مانیٹر گنگ کے نظام کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔
- 2۔ تمام اساتذہ کی بھرتی کو میرٹ پر کرنے کیلئے تعیناتیوں کے تمام اختیارات پلک سروں کیمیشن کو دیے جائیں گے۔
- 3۔ تمام کالجوں میں طلباء کیلئے بورڈنگ اور اساتذہ کیلئے رہائشی سہولتیں میسر کی جائیں گی۔ تعلیمی نصاب سے نفرت پھیلانے والے تمام مواد کو نکالا جائے گا۔ اعلیٰ سطحی اور معیاری تعلیمی نظام کیلئے صوبے میں ہائز ایجوکیشن کیمیشن قائم کیا جائیگا جو کہ اندر ورنی اور یرومنی ممالک سے مالی امداد اور تعلیمی وظائف کیلئے مختلف نجی اور سرکاری اداروں اور درس گاہوں سے قریبی رابطہ اور تعلقات کے قیام کیلئے اقدامات کرنے کا پابند ہو گا اور صوبے کے تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں میں نصاب، مواد اور حقیقتات کے معاملات کی نگرانی اور راہنمائی کریگا تاکہ طلباء اور اساتذہ کو میرٹ پر تعلیمی وظائف مہیا کیجئے جاسکیں۔ بلوچستان ہائز ایجوکیشن ڈائریکٹوریٹ سے دیگر صوبوں میں داخلہ حاصل کرنے والے ٹیکنیکل اور نان ٹیکنیکل طلباء کو باقاعدہ اسکالر شپ دی جائیگی۔ موجود فرسودہ نظام تعلیم کی جگہ جدید سائنسی اور ٹیکنیکل خطوط پر مبنی تعلیمی نظام رائج کیا جائیگا جو تمام شہریوں کو یکساں موقع فراہم کرے گا۔ اور تعلیمی اداروں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ کی تقرری کو یقینی بنایا جائیگا۔ جدید ٹیکنیکل سائنسی آلات مہیا کر کے تعلیمی اداروں کو جدید دنیا کے برابر لایا جائیگا۔ تحریصیل، ہر ضلع اور تحریصیل ہیڈ کوارٹر میں بواہر اور گرلز میڈیم اسکولوں کی تعمیر کو یقینی بنایا جائیگا۔ جہاں طلباء اور طالبات کیلئے بورڈنگ کا خاص انتظام کیا جائیگا جہاں دُور دراز سے آنے والے طلباء کو رہائش کی سہولتیں دی جائیں گی۔ بورڈنگ میں رہائش پذیر طلباء کو اسکالر شپ بھی دینے کا بندوبست کیا جائیگا۔ جناب اسپیکر! چند روز، قلیل مدت میں اس حکومت کی تعلیمی میدان میں چند نمایاں سفارشات جو کہ میں بیان کروں گا، ہماری سیاسی پختگی اور عوام کی خدمت پر ہمارا ایمان کا مظہر ہے۔ تفصیلات کچھ اس طرح ہیں:- ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کی مدد میں آئیوا لے مالی سال 14-2013ء میں ملکہ تعلیم کیلئے 34896.635 million روپے مختص کیئے گئے جو کہ رواں مالی سال کے مقابلے میں 42% زیادہ ہیں۔ 5 ارب روپے سے

بلوچستان ایڈراؤنمنٹ فنڈز کا قیام اس حکومت کی تعلیم کے شعبے میں سنجیدگی کی علامت ہے۔ اس فنڈز کے تحت سالانہ 5 ہزار بلوچستانی طلباء کو ملکی اور بیرونی مستند تعلیمی اداروں میں تعلیمی اسکارشپ دی جائیگی۔ جس کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:-

واضح رہے کہ یہ رقم تعلیم کی مد میں مختص کی گئی ہے۔ ترقی اور غیر ترقیاتی اخراجات کے علاوہ۔

سینڈری لیول کیلئے 1600 طلباء کیلئے، انٹرمیڈیٹ لیول کیلئے 600 طلباء کیلئے گریجویشن کیلئے 600 طلباء کیلئے، میرٹ کیلئے 200 طلباء، انجینئرنگ 200 طلباء، ایگریکلچر اور انفارمیشن ٹکنالوجی کیلئے 300 طلباء، خصوصی اداروں میں جس میں NUST، LUMS، GIK، IBA، اور IBA کے 100 طلباء، ماٹرزلیول کے 600 طلباء، بیرونی ملک کیلئے 12 طلباء، کوچنگ کلاسز کے لئے 1500 اسکارشپ دی جائیں گی۔ صوبے کی تعلیم اور صحت کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے 3 نئے میڈیکل کالج کے منصوبے اس سال کے بجٹ میں ہیں۔ جس میں ایک لوار الائی، خضدار اور ترجیح۔ بلوچستان میں زرعی کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دینا بھی اس حکومت کی تعلیمی اور زرعی ترقی کا حصہ ہے۔ یعنی جو موجودہ زرعی کالج ہے اسکو یونیورسٹی کا درجہ دیا جائیگا۔ بلوچستان یونیورسٹی کا ایک کمپپ خضدار میں قائم کیا جائیگا۔ 300 نئے پرائمری اسکولز تعمیر کیئے جائیں گے جن کیلئے ایک ارب روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ 300 پرائمری اسکولوں کو ڈیل کا درجہ دیا جائیگا۔ اس میں ڈیڑھ ارب روپے مختص کیئے گئے ہیں جبکہ 150 ڈیل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دینے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے، جس کیلئے ایک ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ موجودہ اسکولوں میں اضافہ، کمرہ تعمیر کرنے کیلئے ایک ارب روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ ہائی اسکولوں میں امتحانی ہال، لیبارٹری، لابریریوں کی تعمیر کیلئے 50 کروڑ روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ اسی طرح کالج کیلئے بھی 50 کروڑ روپے کی سفارش کی گئی ہے۔ کیڈٹ کالج کی گرانٹ کو 184 million روپے سے بڑھا کر 283 million روپے کردی گئی ہے۔ اور اس میں ایک چیز کی وضاحت کروں کہ اس دفعہ ہم نے 24% something which is highest history میں ایجوکیشن کو 24% کبھی نہیں ملا ہے۔ اسکے ساتھ جو یونیورسٹی کی گرانٹس ہم نے رکھی ہیں وہ اسکے علاوہ ہیں۔ ہم ہر یونیورسٹی کو گرانٹس دے دیں گے جو ہمارے ہاڑا یجوکیشن کا حصہ ہے۔ صحت کے مکھے میں جناب اسپیکر صاحب! صحت کا شعبہ ہماری دوسری اہم ترجیح ہے۔ ہمیں اچھی طرح اندازہ ہے کہ بلوچستان کے عوام کی وسیع اکثریت بنیادی طبعی سہولتوں سے محروم ہیں اور انہی ہسپتاوں میں علاج معالجے کی ہمارے غریب عوام میں استطاعت نہیں ہے۔ ہماری حکومت موجودہ ہسپتاوں میں علاج معالجے کی بہترین سہولتوں اور ادویات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ صوبے کے ڈور دراز

علاقوں میں صحت کے نئے اداروں کے قیام اور عوام کو طبعی سہولتیں فراہم کرنے کیلئے ہوں اقدامات کر گی۔ آنے والے ماں سال 2013-14ء میں محکمہ صحت کیلئے million 15233.578 روپے مختص کیتے گئے ہیں جو کہ موجودہ ماں سال کے بجٹ کے مقابلے میں 37% زیادہ ہیں۔ نئے ماں سال کے پی ایس ڈی پی میں صحت کے شعبے میں 4.646 billion روپے رکھے گئے ہیں جو 41 جاری اور نئی اسکیمات پر خرچ ہو گے۔ دوستوا! بولان میڈیکل جو یہاں واحد میڈیکل کالج تھا، یہ حکومت اسکو یونیورسٹی کا درجہ دے گی۔ (ڈسیک بجائے گئے) صوبے کی تعلیمی اور صحت کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے تین نئے میڈیکلوں کے منصوبے اس میزانیہ کا حصہ ہیں جو میں اس سے پہلے کہہ چکا ہوں، اسی طرح صوبے کے بڑے ہسپتاں کو سمیت تمام ضلعی صحت کے مرکز میں مختلف مشینزی اور طبعی آلات کی کمی کو ڈور کرنے کیلئے ہماری حکومت نے ایک ارب روپے کی خلیر قم مختص کی ہے اس میں وہ تمام جو سہولتیں ہیں خاص طور پر instruments کی deficiency کی ہے، چاہے تشریکی ہسپتال ہوں یا بیسک ہیلٹھ یونیٹس ہوں۔ تو اس میں وہ تمام کیلئے ہم نے ایک ارب روپے رکھے ہیں وہاں basic instruments کی ضرورت ہے وہ ہم پورا کریں گے۔ علاوہ ازیں ہسپتاں کی مرمت کیلئے بھی 6 کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ شیرخوار بچوں اور ماں کی شرح اموات میں کمی لانے اور زچ پر کو صحت مندو تو ازابنائے کیلئے MNCH اور PPHI جیسے پروگرام کے توسط سے صوبے میں کام کو مزید موثر بنایا جائیگا۔ میں اس چیز کی وضاحت کرتا ہوں کہ کچھ ہمارے ہسپتاں میں جن میں یہ سہولتیں نہیں ہیں اور خاص طور پر جیسے پنجگور ہو یا دالبند یا ہو یا موئی خیل ہو ان علاقوں میں ہم جنگلی بنیادوں پر ان ہسپتاں میں یہ بنیادی سہولتیں فراہم کریں گے خاص طور پر لیڈی ڈاکٹر زکی، جو ہاں ایک بنیادی ضرورت ہے۔ ہم ان ہسپتاں میں جہاں کہیں یہ کی ہے ہم جنگلی بنیادوں پر ان کو، اپنے بچوں کو جو یہاں شرح اموات خاص طور پر ڈلیوری میں یا infant mortality rate اتنا زیادہ ہے، ہم کوشش کریں گے کہ ہم جنگلی بنیادوں پر ان ہسپتاں کو یہ سہولتیں دے دیں۔ Chief Minister intiative Hepatitis Control کے پروگرام کیلئے 50 million روپے مختص کیتے گئے ہیں جس کے تحت Hepatitis C اور B کے مريضوں کو دوائیں دی جائیں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنا اس وقت Hepatitis میں بلوچستان کے لوگ مر رہے ہیں ہم اور آپ تصور نہیں کر سکتے ہیں ہمیں جنگلی بنیادوں پر Hepatitis کے خلاف جہاد کرنے کی ضرورت ہے پولیو کے خلاف جہاد کرنے کی ضرورت ہے۔ چند سالوں سے بلوچستان میں پولیو سے متاثر بچوں کی تعداد خطرناک حد تک بڑھ رہی ہے۔ میں اپنی اس بجٹ تقریر کے ذریعے وفاقی حکومت، اور میں الاقوامی اداروں کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم

بلوچستان سے پولیو وائرس کا خاتمہ کر کے ذم لیں گے۔ کوئی میں پنجاب حکومت کے تعاون سے دل کے امراض کے سنٹر کا قائم عمل لایا جائیگا۔ یعنی جو ہمارے ہاں Cardiac problems ہیں، جو ہمارے سینٹر لوگ ہیں انکو ہم نے ملا یا کہ اس وقت معمولی معمولی کاموں کیلئے ہم کراچی جاتے ہیں، خاص طور پر اسنجو پلاسٹی اور اسنجو گرافی کیلئے، تو ہم اس سینٹر میں انشاء اللہ بلوچستان کے لوگوں کو اسنجو پلاسٹی اور اسنجو گرافی کی سہولتیں دے دیں گے۔ دوائیوں کی کمی کو دور کرنے کیلئے ہم نے اگلے مالی سال کیلئے 1126.026 million روپے کی خطیر رقم رکھی ہے جو صوبہ بھر میں دوائیوں کی مفت فراہمی کی اگر ضرورت پڑے تو اس میں مزید اضافہ کیا جائیگا۔ کیونکہ purchase میں ہم بالکل transparency کے قائل ہیں۔ اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دوائیاں اس وقت ہم نے 100% بنائی ہیں لیکن اگر ضرورت پڑے تو اسکو ہم اور way 100% transparent ہم سے لیکر آپکے BHU تک یہ تمام دوائیاں ہم پہنچا سکیں۔ اور ہم، اس بجٹ تقریر کے حوالے سے بھی انکو warn کرتے ہیں جو ان دوائیوں کو چوری کریں گا وہ بلوچستان کے عوام کا دشمن ہوگا۔ اور جب ایک آدمی بلوچستان کے عوام کا دشمن ہوگا اُسکو ہم کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑیں گے۔ تمام ضلعی ہیڈ کوارٹروں میں قائم ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتاں کے حالات کو بہتر کرنے کے حوالے سے انقلابی اقدامات اٹھائے جائیں گے۔ پوسٹ گریجوشن کی کلاسیں بولان میڈیکل کالج میں شروع کی جائیں گی اور دیگر صوبوں میں پوسٹ گریجوشن کیلئے طلباء کو اسکالارشپ دی جائے گی۔ جو بچہ جہاں کہیں اُسکو admission ملے یا basic sciences میں یا Part-1 کے بعد ہم اُسکو اسکالارشپ دے دیں گے۔ انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ میں طریقہ داخلہ، طریقہ تعلیم، اساتذہ کی تعیناتی، فنڈر کے استعمال اور معیار تعلیم پر سخت تحفظات رکھتے ہوئے اسے ایک موثر پوسٹ گریجوٹ ادارہ بنایا جائیگا۔ پوسٹ گریجوٹ انسٹی ٹیوٹ PGMI میں صوبے کی ضرورت کے مطابق داخلے دیئے جائیں گے۔ اسکے لئے ملک و ترقی اسٹاف تعینات کیا جائیگا۔ بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کی کارکردگی مایوس گن ہے اسکی گرانٹ میں اضافہ کر کے یہ زگار اور یٹارڈ ڈاکٹروں کو قرضہ دے کر یہ دونوں کوئی اور دیہی علاقوں میں ہسپتال کھولنے کی حوصلہ افزائی کی جائیگی اور اسکے دفاتر ڈویژن سٹھ پر کھولے جائیں گے۔ BHF کے موجودہ قوانین میں نظر ثانی کی جائیگی۔ بلوچستان میڈیکل انسٹی ٹیوٹ کا قیام یقینی بنا کر محکمہ صحت سے الگ کر دیا جائیگا۔ اس یونیورسٹی کے ساتھ ہسپتال، بی ایم سی، سول ہسپتال، شیخ زید، ہلپر ز آئی ہسپتال، چیست اور چلدرن ہسپتال شامل ہونگے۔ چلدرن ہسپتال ایک اچھا ادارہ ہے اسے بلوچستان میڈیکل یونیورسٹی کے ساتھ منسلک کر کے ٹھینگ ہسپتال کا درجہ دیا جائیگا۔ کوئی میں پی ایچ ڈی سی اور ڈویژن ہیڈ کوارٹر کے ڈی ایچ ڈی سیز کو فعال بنانے کا

پیرامیدیکل اسٹاف کو تمام شیکنا لو جیز میں بہتر تربیت دلائی جائیگی۔ کوئی میں قائم multi-purpose para-medical school کو بہتر بنا کر اسکے اسکولز تمام ڈویشل ہیڈ کوارٹرز میں بنائے جائیں گے جن میں laboratory, dispensary, O.T X-Ray، اور غیرہ کی تربیت دی جائیگی۔

دوستو! امن و امان ہمارا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ جناب اسپیکر! امن و امان کی روز بروز بگڑتی ہوئی مجموعی صورتحال کو بہتر بنانے کیلئے ضروری ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں اور فورسز کی بھرپور معاونت کی جائے اور انہیں جدید دنیا کے ہم پلہ بنایا جائے تاکہ ہمارے صوبے کی تاریخی اور مثالی امن و بھائی چارے کی فضاء والپس بحال کی جاسکے۔ ہمارے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو موجودہ ہشتگردنی، ٹارگٹ کلنگ، فرقہ واریت، انگوبراۓ تاوان اور دیگر پیچیدہ جرائم کا سامنا ہے۔ کئی افسران و عملہ اس محدود ش صورتحال میں زندگیاں گنوچکے ہیں۔ بہت سے الہکاروں کو معدوری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اسکے باوجود ہمارے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے غیور الہکار نہایت حوصلہ اور جوانمردی سے امن و امان کو برقرار رکھنے کیلئے اپنی ذمہ داریاں نبھار ہے ہیں۔ ان نامناسب حالات میں ہماری فورسز کے مورال کو بُند رکھنا اور انکے خاندانوں کی مناسب دیکھ بھال کرنا انتہائی ضروری ہے۔ لاپتا افراد کا مسئلہ امن و امان کے مسئلے سے جوڑا ہوا ہے۔ ہمارا روز اول سے واضح موقف ہے کہ لاپتا افراد کی بازیابی اور متغیر شدہ لاشوں کا سلسہ بند ہوئے بغیر اور نقل مکانی کرنے والے لوگوں کی ازسرنو آبادی، مذہبی فرقہ واریت کو ختم کرنے اور مذہبی بھائی چارے کی فضاء قائم کیتے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں۔ یہ حقیقت امید افزائے ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف نے اس حوالے سے ثبت روئیہ اختیار کیا ہوا ہے اور ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا ہے۔ وزیر داخلہ چہ بھری نثار نے بھی اسمبلی فلور پر اپنے بیان میں ہمارے موقف سے اتفاق کیا ہے اور اس مسئلے کے حل کیئے حکومت بلوچستان سے تعاون کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ مذکورہ سیاسی مسائل حل ہونے کی صورت میں بلوچستان کے ماتول میں بیانی نویجت کی تبدیلی آئیگی۔ لا قانونیت اور بد امنی کو عوام کے تعاون اور حکومتی اقدامات کے نتیجے میں جلد شکست دیں گے۔ مندرجہ ذیل اقدامات ہماری صوبائی فورسز کی فلاح و بہبود کیلئے کیتے گئے ہیں:-

آنے والے مالی سال 2013-14ء میں law and order کیلئے غیر ترقیاتی بجٹ میں 16.236 billion روپے مختص کیتے گئے ہیں۔ جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں 16.66% زیادہ ہیں۔

بلوچستان پولیس کے مختلف شعبہ جات کے ملازمین کو اپیشل الائنس 40% کے حساب سے 2011ء کی بیانی تغواہ پر دیا گیا تھا جس کی زیادہ سے زیادہ حد 4000 روپے ماہانہ تھی۔ ان شعبہ جات میں سی آئی ڈی، اے ٹی

ايف، ہائی وے پولیس کے ملازمین شامل ہیں۔ اسی طرح پولیس ٹریننگ اسکول کے ملازموں کو بھی 30% کے حساب سے یہ الاڈنس 2011ء کی بنیادی تنخواہ پر مل رہا تھا جس کی زیادہ سے زیادہ حد 3000 روپے ماہانہ تھی۔ اب حکومتِ بلوجستان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کیم جولائی 2013ء سے پولیس کے تمام شعبہ جات بشمول دوئے شعبہ جات جس میں rapid-response group اور اسپیشل برائچ کے ملازمین شامل ہیں، کو بھی یہ اسپیشل الاڈنس 40% کے حساب سے 2011ء کی بنیادی تنخواہ پر دیا جائیگا۔ اور اسکی زیادہ سے زیادہ حد 4000 سے بڑھا کر 6000 روپے ماہانہ کردی جائیگی۔ فورسز کیلئے risk allowance کی تجویز بھی دی گئی ہے۔ صوبائی امن و امان کی فورسز کیلئے ایک جامع پیکیچ کی سفارش کی جاتی ہے۔ تفصیلات اس طرح ہیں:- آنے والے ماں سال کے دوران کوئئی اور کئی دیگر اضلاع میں رہائش پر کس، کوارٹر اور فلیٹس تعمیر کیئے جائیں گے۔ پولیس گرائم اسکول کی تعمیر آنے والے ماں سال کے دوران کی جائیگی۔ ہائی ویز پر عوام کی بے خطر اور پُر امن سفر کو ممکن بنانے کیلئے 286.592 million روپے پولیس اور لیویز فورس کو دیجئے جائیں گے۔

پولیس اور لیویز فورس کو موجودہ چینلنج سے منٹنے کیلئے تیار کیا جائیگا۔ اس سلسلے میں اسلحہ کی خریداری کیلئے 135 million روپے کا بندوبست کیا جائیگا۔

پولیس، لیویز اور بلوجستان کا نشیبلری کو جدید خطوط پر استوار کرنے، امن و امان کو برقرار رکھنے کیلئے اگلے ماں سال 2013-14ء میں ضروری آلات فراہم کرنے کی غرض سے غیر ترقیاتی بجٹ میں تقریباً 315 million روپے مختص کیے جائیں گے۔

دہشتگردی اور دیگر جرم کو جڑ سے اکھاڑنے کیلئے سی آئی ڈی کی اہلیت کو مزید موثر بنایا جائیگا۔ تجربہ کار انٹلی جنس افسران کو بھرتی کیا جائیگا۔

جدید نیکنا لو جی خرید کر کے معلومات کو یکجا کیا جائیگا۔ سی آئی ڈی پولیس اسٹیشن کا قیام اور اسکی ضروری دفاتر کی تعمیر کا کام کرنے والے، ماں سال کے دوران مکمل کر لیئے جائیں گے۔

انسداد دہشتگردی کی فورس، اے ٹی ایف کو مزید موثر بنانے کیلئے کوئئے میں اے ٹی ایف کا لج قائم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

زراعت: جناب اپیکیر! بلوجستان کی معیشت بنیادی طور پر زرعی نوعیت کی حامل ہے۔ معیشت کی عمومی ترقی کیلئے زراعت کو ترقی دینا ضروری ہے۔ ہمیں ایک طویل خشک سالی، بجلی کی مسلسل لوڈ شیڈنگ جیسے مسائل، ان

سے زراعت کو پہنچنے والے نقصانات کا بخوبی اندازہ ہے۔ صورتحال کی، بہتری کیلئے تمام ضروری اقدامات کیئے جائیں گے۔ پانی کی کمی ایک اہم مسئلہ ہے۔ زمینی حقوق کو مدنظر رکھتے ہوئے زراعت کی ترقی کیلئے قبل عمل حکومتِ عملی تیار کر رہے ہیں۔ ہماری حکومت قطراتی طرز آپاشی کو ترجیحی بنیادوں پر اختیاری کر گی۔ ٹیوب ویلوں کو چلانے کیلئے مہنگی بجلی کی بجائے سمشی تو انائی کے استعمال کو اختیار کیا جائیگا۔ اس سلسلے میں حکومتِ نجی شعبے کا تعاون اور اشتراک حاصل کرنے کیلئے میں آپکی وساطت سے اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت Green Balochistan Programme کے تصور کے تحت صوبے میں زرعی ترقی کے ایک نئے دور کا آغاز کریں گے۔ حکومت زراعت کو بلوچستان کے عوام کی ترقی اور خوشحالی میں ریڑھ کی ہڈی تصور کرتے ہوئے اس پر خصوصی توجہ دیگی۔ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ میں آنے والے 14-2013ء میں ملکہ زراعت کیلئے 7.87 billion روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ موجودہ مالی سال کے مقابلے میں یہ 30% اضافہ ہے۔ آنے والے مالی سال کے ترقی پروگرام کے تحت سیف بلوچستان پروگرام شروع کیا جائیگا جس کیلئے ایک ارب روپے مختص کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔ آبی وسائل کو ترقی دی جائیگی۔ آپاشی کے نظام کو بہتر کرنے کیلئے تمام بارانی دریاؤں پر ڈیم، چیک ڈیم تعمیر کیئے جائیں گے۔ زیری میں آبی وسائل کو استعمال میں لانے کیلئے دیہاتوں میں بجلی کا جال پھیلایا جائے گا۔ زرعی صنعت کے فروغ کیلئے مشینری کے استعمال کو یقینی بنایا جائیگا۔ زرعی پیداوار خصوصاً چھلوں، کھجور کی پیداوار کو بہتر کرنے، پراسینگ اور پینگ کے شعبوں میں کسانوں کی راہنمائی اور مدد اور کولڈ اسٹورینج کے علاوہ چھوٹی صنعتوں کے قیام کیلئے خصوصی اقدامات اٹھائے جائیں گے۔ بین الاقوامی منڈیوں تک اسکی پہنچ یقینی بنائی جائیگی۔ سی، فلات، بارکھان، قلعہ سیف اللہ، ڈھاڑر، نوشکی، آواران کے مقام پر زرعی ورکشاپس قائم کیئے جائیں گے جس پر 160 million روپے کی لاگت ہے۔ زرعی پیداوار کو بڑھانے کی غرض سے تحقیق کی مد میں 150 million روپے رکھے گئے ہیں۔ نتھ کی فراہمی کی مد میں 50 million روپے رکھے گئے ہیں۔ کپاس کی کاشت کی حوصلہ افزائی کیلئے 50 million روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ لبسیلہ کی زرعی یونیورسٹی میں میرین ریسرچ اور ترقی سینٹر کیلئے 15 million روپے رکھے گئے ہیں۔ صوبے میں موجودہ بلڈوزرز مشینیں کافی پرانی اور ناکارہ ہو چکی ہیں اگلے سال کے پی ایس ڈی پی میں 124 ارب روپے کی لاگت سے 200 نئے بلڈوزرز way transparent ppr خریدے جائیں گے۔ (ڈیک بجائے گئے)

لوکل گورنمنٹ اور دیہی ترقی: جناب اسپیکر! اس ملکے کی دیہی علاقوں کے بنیادی انفارا سٹرکچر کو کارآمد بنانے

میں اہم کردار پرانکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ دیہی آبادی کا شہروں کی جانب رجحان نے خطرناک حد تک اضافہ کو کنٹرول کرنا اس وقت ہی ممکن ہو سکتا ہے جب دیہی علاقوں میں زندگی کی ضرورتوں کو یقینی بنایا جائے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے آپکی مخلوط حکومت کا عزم ہے کہ اس محکمے کے تمام صلحی دفاتر کو بلا تاخیر فعال کیا جائیگا۔ اس مقصد کے حصول کیلئے آنے والے مالی سال کے دوران لوکل گورنمنٹ انتخابات اور لوکل کونسلوں کیلئے 6 ارب روپے مختص کیتے گئے ہیں۔ کوئی ہم سب کا شہر ہے، اور بلوچستان کے گلdest کے کام کا ہر پھول یہاں اپنی بہار دکھائی دے رہا ہے، اس شہر میں بلوچ، پشتون، ہزارہ اور آباد کار سب موجود ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ یہاں ٹرینیک کا نظام ناگفتہ ہے۔ نکسی آب کا کوئی موثر انتظام نہیں۔ صفائی سترہائی کی صورتحال انتہائی ناقص ہے۔ اور سڑکیں نہایت ہی خستہ ہیں۔ ماضی کے لعل پیرس کے روایتی حسن کی بجائی، اور صوبائی دارالحکومت کے شہروں کو بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کے مسئلے پر سب کو توجہ دینی چاہیے۔ کوئی سے اس ایوان کے 16 اراکین کے ساتھ ساتھ پورا ایوان کو کوئی مسائل کے حل میں متحرک تعاون کرنا چاہیے۔ ہماری حکومت کو کوئی روایتی خوبصورتی کو بحال کرنے اور شہریوں کو بنیادی سہولتوں کی فراہمی کیلئے تمام وسائل بروئے کا رلاعے گی۔ 15 اضلاع میں صوبائی سینیٹریشن منصوبوں پر عملدرآمد کیلئے ایک ایکم شروع کی جائے گی جس پر لگت کا تخمینہ تقریباً 405 million روپے ہے۔ صلحی ترقیاتی پروگرام کے تحت 1950 million روپے مختص کیتے گئے ہیں۔ تین اضلاع میں دیہی ترقی کے پروگرام کیلئے 150 million روپے مختص کیتے گئے ہیں۔ شہری infrastructure کو بہتر بنانے کیلئے 52 میونسل کمیٹیوں کو 260 million روپے کی گرانٹ دی جائیگی۔ صوبے کے تمام اضلاع کیلئے ایک ایک آگ بجھانے والی گاڑی لوکل کونسل فنڈ سے خریدی جائیگی۔ اس طرح صوبائی دارالحکومت کے حالات میں بہتری کیلئے کوئی شہر میں نئے پارکس بنانے کیلئے 100 million روپے مختص کیتے گئے ہیں۔ کوئی شہر کے 52 میونسل کمیٹیوں کی گندگی کوٹھکانے لگانے کی جدید مشینی، آگ بجھانے والی گاڑیاں اور سیور ہجڑ کی بہتری کیلئے 226 million روپے سے زائد رقم فراہم کی جائیگی۔ کوئی شہر میں 4 پارکنگ کے پلازے تغیر کیتے جائیں گے جس پر 150 million روپے تو یہ اس حکومت نے identify کی ہے کہ وہ کوئی سینٹر میں چار پارکنگ تغیر کریں گے تاکہ بازاروں میں congestion ختم ہو جائے۔

مواصلات و ہاؤسنگ: جناب اسٹریکٹر! سڑکیں عوام کی بنیادی ضرورتوں میں شامل ہیں، نئی سڑکوں کی تغیر اور موجودہ سڑکوں میں بہتری لانے کیلئے ہر ممکن کوشش کی جائیگی۔ صوبے کے وسیع علاقے جو کہ زیادہ فاصلوں پر مشتمل ہیں اور پھیلی ہوئی آبادی کی وجہ سے اس مد میں انتہائی زیادہ رقم کی ضرورت ہے۔ لہذا اس شعبے میں ہماری

غلوط حکومت نے خطیر رقم مختص کی ہے۔ اسکے علاوہ دیگر ضروری سرکاری معمراں کی تغیری بھی اس میزانیہ کا حصہ ہے۔ کوئٹہ شہر کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو منظر رکھتے ہوئے دو فلاٹی اور رزکی اسکیموں پر کام کی تاخیری ہر بے ہرگز برداشت نہیں کیتے جائیں گے۔ ان میں سے ایک فلاٹی اور سریاب اور دوسرا کوئلہ چانک کے مقام پر تغیر کیا جا رہا ہے۔ نئے مالی سال کے دوران سڑکوں کی کل 267 اسکیمات کیلئے مجموعی طور پر 1.17 billion روپے مختص کیتے گئے ہیں۔ ان اسکیمات کو آنے والے مالی سال 2013-14ء کے پی ایس ڈی پی میں شامل کیا گیا ہے۔ کراچی میں بلوجستان ہاؤس کی تغیر کیلئے million 20 روپے مختص کیتے گئے ہیں۔ ماسٹر پلان کے تحت سول سینکڑیٹ کوئٹہ میں پارکنگ کمپلیکس اور نئے بلاک کی تغیر کیلئے million 150 روپے رکھے گئے ہیں۔ کوئٹہ شہر میں افسران کیلئے فلیٹس اور چالیس ہزار بیچلر کمرے بنانے کیلئے million 150 روپے مختص کیتے گئے ہیں۔ کوئٹہ میں لاہوری کی انتہائی کمی محسوس ہو رہی تھی، اور میوزیم کی، کوئٹہ جناح روڈ پر میوزیم اور صوبائی لاہوری کی تغیر کی غرض سے million 50 روپے رکھے گئے ہیں لیکن یہ پیسے ہم بڑھا بھی سکتے ہیں کیونکہ ہماری خواہش ہے کہ ہمارے تمام جو competente نوجوان ہیں انکو ہم لاہوری کی سہولتیں نہ صرف کوئٹہ میں بلکہ ہر ڈسٹرکٹ لیوں پر مہیا کریں۔ قائدِ اعظم ریزیڈنسی زیارت کی مرمت، ترمیں و آرائش کی مد میں 20 روپے مختص کیتے گئے ہیں۔ ہائی کورٹ کے جھوک کی رہائش کیلئے دونے بنگلے تغیر کیتے جائیں گے جن پر 30 روپے خرچ ہوں گے۔ عدالیہ کے سیشن ڈویژن کوئٹہ مقام زیارت اور سیشن ڈویژن خضدار مقام وڈھ کی تغیر کیلئے million 30 روپے مختص کیتے گئے ہیں۔

امور حیوانات: جناب اسپیکر! صوبائی معیشت میں امور حیوانات کا حصہ 48% بنتا ہے۔ مال مویشیوں کا دبہی ترقی میں اضافہ اور غریب عوام کی خوشحالی سے ایک گہرا تعلق ہے۔ صوبہ بلوجستان میں امور حیوانات اور ڈیری ترقی کی ڈیری فارمز کا ایک وسیع جال بچھایا جائیگا جس کے ذریعے سے مصنوعی تخم ریزی، مال مویشیوں کی صحت کا خیال اور امراض کی تشخیص کے ساتھ ساتھ ان کی پیداوار میں اضافہ کیا جائیگا۔ 2006ء کی مال شماری کے مطابق صوبے میں بھیڑوں کی تعداد ایک کروڑ اٹھائیں لاکھ اور بکریوں کی تعداد ایک کروڑ ستر لاکھ ہے۔ آنے والے مالی سال 2013-14ء میں محکمہ لائیواٹاک کیلئے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈ میں 2.63 million روپے مختص کیتے گئے ہیں۔ جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں 42% زیادہ ہیں۔ نئے مالی سال کے دوران جانوروں کی مختلف بیماریوں کا علاج معالج کیا جائیگا۔ اس ضمن میں تقریباً لاکھوں جانوروں کا علاج کیا جائیگا جس کے لئے رقم مختص کی گئی ہے۔ صوبے کے گله بانوں کے مقابلوں کی بیانوں پر ضلع وار مراعاتی پیکنچ کیلئے اگلے

مالي سال میں 5 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے اس رقم سے ہر ضلع میں اول، دوم، سوم آنے والے گلہ بانوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔ غربت میں کمی کرنے کیلئے دیہی علاقوں میں 260 million روپے سے دیہی پولٹری سپورٹ پروگرام شروع کیا جائیگا۔ 223 million روپے کی لاگت سے ثوب، خضدار، تربت، جفتر آباد اور قلعہ عبداللہ میں مال مویشیوں کی مارکیٹیں قائم کی جائیں گی۔ ابھی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مالي سال 14-2013ء کیلئے امور حیوانات کیلئے مزید انقلابی اقدامات کی ضرورت ہے اور اس سیکٹر میں قابل عمل منصوبوں اور اقدامات کیلئے اضافی فنڈز درکار ہوں گے۔

ماہی گیری: جناب اسپیکر! بلوچستان کی ترقی اور خوشحالی میں ماہی گیری بینادی کردار ادا کر سکتی ہے۔ بلوچستان کی طویل ساحلی پٹی اور سمندری حیات سے مالا مال سمندر اس وقت بھتہ ما فیا کی نذر ہو چکی ہے۔ غیر قانونی جہازوں کے استعمال نے لوگوں کو نان شبیہ کا محتاج بنادیا ہے۔ اس وقت کروڑوں روپے برآ راست افراد کی جیبوں میں جا رہے ہیں جس سے صوبے کے عوام کو بیروزگاری، سمندری حیات کی نسل کشی کے علاوہ کچھ بھی ہاتھ نہیں آ رہا ہے۔ بلوچستان کی طویل ساحلی پٹی سے بلوچستان اور ساحل بلوچستان پر آباد لوگوں کو کچھ حاصل نہیں ہو رہا ہے۔ ایک مخصوص ما فیا نے فشریز ڈیپارٹمنٹ کو یغمال رکھا ہے۔ حکومت فوری طور پر بلوچستان میں غیر قانونی شکار اور جالوں کے استعمال پر مکمل پابندی لگادے گی۔ اور مقامی ماہی گیروں کی حالت زندگی، کار و بار کو، ہتر کرنے کیلئے خاطر خواہ اقدامات اٹھائے گی۔ 14-2013ء میں محکمہ ماہی گیری کیلئے 1.483 million روپے مختص کیتے گئے ہیں جو موجودہ مالي سال کے مقابلے میں تقریباً 185% زیادہ ہیں۔ غیر قانونی جالوں کے استعمال اور ٹرالنگ پر مکمل پابندی عائد کی جائیگی جس سے سمندری حیات کی نسل کشی ہوتی ہے۔ یہ چیز ہم واضح کریں کہ اس وقت کو سمٹ میں سب سے بڑا problem ٹرالنگ کا ہے۔ اور اس حکومت کی پالیسی ہے کہ جو بھتہ خود ہاں بیٹھ کر ٹرالنگ کرتے ہیں جس میں حکومت بلوچستان کے لوگ شامل ہیں، ہم اسکو مکمل طور پر ختم کرنے کی انتہائی کوشش کریں گے۔ بلوچستان میں موجودہ تمام ہار بزرگی حالت درست کر کے انکو قبلی استعمال بنایا جائیگا اور ہمارے روپ پر ہونے والی کرپشن کے خلاف اقدامات کیتے جائیں گے۔ پسندی میں سمندری کٹاؤ پر فوری اقدامات اٹھا کر پسندی شور د پر ٹکش بند میں ہونے والی مالی بدعوایوں، بے ضابطیوں کا نوٹس لیا جائیگا۔ ماہی گیروں کو فوری طور پر مزدور تسلیم کر کے سو شش سیکورٹریٹ و دیگر قانونی مراعات کا حقدار بنایا جائیگا۔ اور اسیں اگر تم نے legislation کی تو labour law کے تحت بلوچستان کے ماہی گیروں کو کروڑوں روپوں کا فائدہ ہوگا۔ گوار پسندی اور اور مارٹن میں مچھلیوں کی پراسینگ اور پیکنگ کیلئے اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

ماہی گیروں کو ٹھیکیداروں کی لُٹ کھسٹ سے بچانے کیلئے قانون سازی کی جائیگی اور ماہی گیروں کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائیگا۔ مچھلوں کی عالمی معیار کے مطابق پروسینگ اور پیلینگ کو یقینی بنانے کیلئے ماہی گیروں کو ٹریننگ دی جائیگی اور انکومالی support فراہم کی جائیگی۔ ہماری حکومت پسندی فش ہار بر کو جلد از جلد بحال کرنے کے لئے اقدامات کر گی۔ اسی طرح سے اقوام متحده کا بین الاقوامی فڈ برابعے زرعی ترقی (ایفاد) کی مدد سے ہماری ساحلی پٹی کے دونوں اضلاع یعنی گوادر اور سبیلہ میں تین ارب روپے کی خطریر رقم سے ماہی گیروں کو کوست ٹو مارکیٹ روڈ فراہم کرنے کے منصوبے کو ہماری حکومت مقرر و وقت سے پہلے کامیابی سے پایہ تکمیل تک پہنچائے گی۔ اسی اسکیم کے تحت چار بجے ٹیز بھی بنائے جائیں گے اور انکے ساتھ ضروری سہوتیں جیسے آکشن ہاں، فیول ٹینک اور کشتیوں کی مرمت کیلئے ورکشاپ بھی ان بجے ٹیز کے ساتھ بنائے جائیں گے۔ یقیناً یہ اقدامات ہمارے صوبے کی ساحلی پٹی میں خوشحالی کی نوید ثابت ہونگے۔ 2000 million روپے کی لاگت سے پسندی کے مقام پر فش پروسینگ یونٹ کو فعال کیا جائیگا۔ ماہی گیری کے جہازوں کو اپ گریڈ کیا جائیگا جس پر 500 million لاگت آئیگا۔ 300 million کی لاگت سے اور ماڑہ اور دام میں ریسرچ سینٹر قائم کیتے جائیں گے۔ شمالی علاقوں میں فش ٹکچر کو متعارف کرنے کیلئے فنگر لینڈز مہیا کرنے کی کوشش کو تیز کر دیا جائیگا۔ تاکہ ژوب، قلعہ سیف اللہ جیسے اضلاع میں پانیوں اور بندات میں فش ٹکچر کی جاسکے۔ بلوچستان کی ساحلی پٹی کے ماہی گیروں کے علاقوں میں جہاز کے آٹھ مرمتی مرکز (ورکشاپ) قائم کیتے جائیں گے جس کیلئے تقریباً 17 million روپے مختص کیتے گئے ہیں۔ 25 million روپے کی لاگت سے سکرتوں کی ڈیم ژوب میں سینک کوں فش ٹکچر کی قیام عمل میں لایا جائیگا۔ ژوالنگ کے خاتمہ کیلئے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں گے تاکہ غریب ماہی گیروں کو معاشری تحفظ مل سکے۔

معدنیات: جناب اپنے بلوچستان معدنی دولت سے مالا مال قومی وحدت ہے۔ بلوچستان کے معدنی وسائل سے پورا ملک ترقی کر چکا ہے لیکن اسکے خاطر خواہ فائدے سے بلوچستان کے عوام کو محروم رکھا گیا ہے۔ تیل، گیس، کاپر اور گولڈ کے وسیع ذخائر سے حاصل آمدنی سے بلوچستان کے عوام محروم ہیں۔ تیل، گیس اور دیگر معدنی وسائل بنیادی طور پر بلوچستان کے عوام کی قومی دولت ہیں جہاں ایک طرف وفاقی حکومت دیگر بین الاقوامی کمپنیاں انکی لُٹ کھسٹ میں ملوث ہیں وہاں علاقائی طاقتوں شخصیت بھی اس ذاتی خاندانی جاگیر دار، خاندانی جاگیر تصور کرتے ہیں۔ حکومت معدنی دولت کو بلوچستان کے عوام کی قومی دولت تصور کرتے ہوئے اسے بلوچستانی عوام کی ترقی اور خوشحالی کے ذرائع بنائے گی۔ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کی مدد میں آنے والے مالی سال

2013-14ء میں ملکہ معدنیات کیلئے 1.609 billion روپے مختص کیئے گئے ہیں جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں تقریباً 245% زیادہ ہیں۔ گیس اور تیل سے بلوچستان کو حاصل ہونے والی آمدنی کو بلوچستان کی ترقی کیلئے استعمال کیا جائیگا۔ بلوچستان کی معدنیات پر غیر قانونی قبضے کے تمام لیز کو کینسل کیا جائیگا۔ گزشتہ ادوار میں سیاسی نمائندوں کو غیر قانونی لیز اور قبضے فوراً ختم کیئے جائیں گے۔ مائینگ انڈسٹریز میں اجارہ داری کا خاتمہ کیا جائیگا۔ مائینگ انڈسٹری کی ترقی پر خاص توجہ دی جائیگی۔ اسکی ترقی اور توسعی میں جدید آلات، مشینری کے استعمال کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔ معدنی شعبے میں سرمایہ کاری کی مدد میں سائز ہے چار ارب روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ جو کہ ریکوڈ ک اور دیگر منافع بخش منصوبوں پر خرچ کیے جائیں گے۔ حکومتی وصولیوں میں اضافہ کیلئے کوئلہ کے علاوہ باقی معدنیات پر ڈیوٹی لگادی جائیگی۔ معدنیات سے پیدا شدہ آمدنی سے ایک مخصوص حصہ اس ضلع پر خرچ ہو گا جہاں سے یہ معدنیات نکلتی ہیں۔

آبجوشی: جناب اسپیکر! محفوظ اور صاف پینے کا پانی بنیادی انسانی ضرورت اور حق ہے۔ مختلف تحقیقات کے مطابق 70% بیماریاں گندے پانی کے استعمال کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ صاف پانی کی فراہمی سے نہ صرف لوگوں کی صحت اچھی رہے گی بلکہ اس سے علاج معا لجے پر اٹھنے والے خرچ سے بھی ہمارے صوبے کے غریب لوگ نیچے سکیں گے۔ آپ کی حکومت بلوچستان کے شہروں اور دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو پینے کے صاف پانی فراہم کرنے کو ترجیحی اہمیت دے گی۔ اس سلسلے میں 44 جاری اور 8 نئی اسکیموں کیلئے 2.380 billion روپے سے زیادہ کی رقم رکھی گئی ہے۔ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کی مدد میں آنے والے مالی سال 2013-14ء میں اس شعبے کیلئے 4.796 billion روپے مختص کیئے گئے ہیں جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں آٹھ فیصد زیادہ ہیں۔ پیک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے تحت مختلف پرو جیکٹس پر کام کو تیز کرنے کیلئے احکامات دیے جائیں گے ان میں خاص طور پر نام یونین کونسلوں میں فلٹریشن پلانٹ کیا جائیگا۔ آئندہ کوڑہم جو گوادر و اٹر سپلائی کے تحت گوادر اور اسکے قرب و جوار کی آبادی کیلئے پانی کے واحد ذریعہ میں سلائیشن کی وجہ سے گنجائش میں کافی کمی آتی ہے۔ اس مسئلے کے حل کیئے اقدامات کیئے جائیں گے۔ گوادر میں صاف پانی کی ترسیل کو یقینی بنانے کیلئے کھارے پانی کو صاف کرنے والے پلانٹس کو فعال بنایا جائیگا۔ 400 سے زیادہ پرانے اور غیر فعال و اٹر سپلائی اسکیموں کی توسعی اور مرمت کیلئے million 1000 روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ سیالاب زدہ علاقوں میں پانی صاف کرنے کیلئے پلانٹس لگانے کی غرض سے million 50 روپے رکھے گئے ہیں۔ گڈانی، ڈام، گوادر، جیونی اور سبیلہ میں پانی صاف کرنے والے پلانٹس لگانے کیلئے million 20 روپے

رکھے گئے ہیں۔ واسا کوئٹہ کی پمپنگ مشینی آلات کی تبدیلی، خریداری کی مدد میں 150 billion روپے مختص کیتے گئے ہیں۔

آپاٹشی: جناب اسپیکر! زراعت ہماری معیشت کیلئے کلیدی اہمیت کی حامل ہے۔ اسکی ترقی کیلئے پائیدار اور معیاری نظام آپاٹشی کی اہمیت سے کوئی بھی ذی شعور انسان انکار نہیں کر سکتا۔ آپکی حکومت نے اس اہم شعبے میں نوجوانوں کو ملازمت کے موقع فراہم کرنے اور زیریز میں پانی کی سطح بلند کرنے کیلئے پائیدار نظام آپاٹشی اور ڈیلی ایکشن ڈیمز کی تعمیر اور دیکھ بھال پر خصوصی توجہ دینے کا اصولی فصلہ کیا ہے۔ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کی مدد میں آنے والے مالی سال 2013-14ء میں محکمہ آپاٹشی کیلئے 4.662 billion روپے مختص کیتے گئے ہیں جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں تقریباً 4% زیادہ ہیں۔ اس مدد میں پی ایس ڈی پی کے تحت تقریباً 2 ارب 80 کروڑ روپے مختص کیتے گئے ہیں۔ کئی بڑی اسکیمات وفاقی حکومت کے تعاون سے صوبے کے مختلف حصوں میں جاری ہیں۔ صوبائی حکومت پی ایس ڈی پی میں بھی کئی آپاٹشی کی اسکیمات شامل ہیں۔ صوبے میں ڈیمز کی تعمیرات کیلئے ایک ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

تجارت اور صنعت: جناب اسپیکر! موجودہ عوامی حکومت نے صوبے میں صنعتی سرگرمیوں میں اضافے کو اپنی اولین ترجیحات میں شامل کیا ہے۔ اس سلسلے میں اندھستریل اسٹیٹ کے قیام اور اس سے روزگار کے موقع میں اضافہ جیسے اقدامات شامل ہیں۔ اندھستریل اسٹیٹ میں صنعتی یونٹوں کے بارے میں اعداد و شمار کاریکار ڈرکھنا اور سرکاری ونجی شعبوں میں قائم صنعتی یونٹ میں نصب بواںکر ز کا معاہدہ کرنا سرفہرست ہے۔ اس وقت صوبے کے مختلف اضلاع میں اندھستریل اسٹیٹ جس میں کوئٹہ، ڈیرہ مراد جہاںی، گوادر، لسبیلہ جبکہ بوستان، خضدار، کچ اوپسی نی میں نئے اندھستریل اسٹیٹ کے قیام کیلئے خاطرخواہ اقدامات کیتے جائیں گے۔ اس وقت صوبہ بھر میں سماں اندھستری کے تحت قائم 60 سے زائد تربیتی مرکزوں ہیں۔ جن میں سہولیات کو بڑھایا جا رہا ہے۔ تاکہ ان مرکزوں سے تربیت حاصل کرنے کے بعد مقامی لوگ رواہی دستکاری کے ذریعے اپنے روزگار خود پیدا کریں۔ اور خود کفیل ہوں۔ اور اس ادارے کی کارکردگی سے غربت کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ آنے والے مالی سال 2013-14ء میں محکمہ صنعت و تجارت کیلئے 912.69 million روپے مختص کیتے گئے ہیں جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں تقریباً 30% زیادہ ہیں۔ اسپیشل اکنامک زون اتحاری بلوچستان میں جس کے چیزیں وزیر اعلیٰ ہیں کے قیام کیلئے ابتدائی طور پر 7 کروڑ رکھنے کی تجویز ہے۔ کوئٹہ اور لسبیلہ میں اسپیشل اکنامک زون کا قیام عمل میں لایا جائیگا جس سے صوبے میں مزید صنعتوں کا قیام عمل میں لایا جا سکے گا اور یہ روزگاری میں خاطرخواہ کی ہوگی۔

صلح بسی میں اندھر سٹریل اسٹیٹ کے قیام کیلئے ابتدائی کام شروع کر دیا گیا ہے۔ جبکہ حب، ڈیرہ مراد جمالی اور کوئٹہ میں اندھر سٹریل اسٹیٹ کے قیام کو جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جائیگا۔ اسکے علاوہ حب، گوادر، کچ و مسلم باغ میں بھی اس مقاصد کیلئے زمین حاصل کر لی گئی ہے جس پر جلد ہی ترقیاتی کام کا آغاز ہوگا۔ اندھر سٹریل اسٹیٹ بوسٹان اور کوئٹہ میں وفاقی حکومت کے تعاون سے کام ہو رہا ہے اگر فنڈر بروقت جاری کیئے گئے تو ترقیاتی کام جلد پایہ تکمیل کو پہنچ گا۔ فنڈر کی بروقت ریلیز کیلئے وفاقی حکومت سے درخواست کی گئی ہے سال اندھر سٹریٹ میں بلوچستان کے مختلف اضلاع میں قالین بانی، ٹینر نگ، بلوچی دستکاری کے مختلف مرآئز قائم کیئے گئے ہیں جہاں ہنرمند عملہ مقامی طور پر غریب اور نادر لوگوں کو فنی تربیت فراہم کرتا ہے۔ اندھر سٹریل ڈیپارٹمنٹ میں بھی نیو پیدائش کے تعاون سے ایک منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کے تحت قالین بانی میں ہر تربیت یافتہ شخص کو فنی تربیت کامل کرنے کے بعد ایک قالین بانی کی کھٹکی اور ایک مرتبہ خام مال فراہم کیا جائیگا تاکہ وہ اپنا روزگار خود کما سکیں۔ تربیت کے دوران ماحوار وظیفہ جو 1200 روپے مانہنہ تھا اسے بڑھا کر 3000 روپے کرنے کی تجویز ہے۔ افغانستان اور ایران کے ساتھ مشترکہ سرحدی منڈی قائم کی جائیگی۔ اگر یہ منڈیاں قائم کرنے میں ہم قائم رہے تو انشاء اللہ ہماری جو ٹریڈ ہے اسی میں بہت زیادہ اضافہ ہو گا۔

معلومات عامہ: جناب اسپیکر! معلوماتِ عامہ کے شعبے کی اہمیت سے کوئی بھی صاحبِ عقل انسان انکار نہیں کر سکتا۔ خاص طور پر آج کل کے دور میں جمہوری حکومتوں کو عوام کی نبض پر ہاتھ رکھنے کیلئے معلوماتِ عامہ کا ہی سہارا لینا پڑتا ہے یہ شعبہ حکومت کی کمزوری اور عوام کی خواہشات کو اجاگر کرتا ہے۔ اس شعبے میں جرنسٹ و یلفیر فنڈر، ہاکرزو یلفیر فنڈر کو مزید موثر بنایا جائیگا۔ ہماری حکومت سمجھتی ہے کہ صوبے کے جرنسٹ اور اس شعبے سے متعلق افراد کی مہارتوں کو بہتر کرنے کیلئے حکومتی مدد کی ضرورت ہے اور ہم صوبے کے صحافی حضرات سے مل کر بلوچستان اکیڈمی فار جرنسٹ کے قیام کیلئے مکمل مالی تعاون کریں گے۔ کوئی پر لیں کلب کی 10 لاکھ کی گرانٹ کو بڑھا کر 20 لاکھ کر دیا جائیگا اور تمام ضلعوں کے پر لیں کلبز کو دو لاکھ روپے دیئے جائیں گے۔ اسکے ساتھ میں پر لیں، جرنسٹوں کا ایک بہت بڑا مسئلہ اُنکی ہاؤسنگ اسکیم ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ اُنکی مدد سے ہم جلد کوئی جگہ حاصل کر لیں اور جو جرنسٹ ہیں اُنکی اس پر اُنی ڈیماند کو ہم انشاء اللہ پورا کرنے کی بھروسہ کو کریں گے۔

تواناٰی: جناب اسپیکر صاحب! تواناٰی اس صوبے کی معاشی ترقی کیلئے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ موجودہ تواناٰی کے بھرائی نے تمام شعبوں پر سنگین اثرات مرتب کیئے ہیں۔ اس بھرائی کو ختم کرنے کیلئے ہماری صوبائی حکومت کوئی کسر نہیں اٹھائیگی۔ خوش قسمتی سے بلوچستان دوبارہ قابل استعمال تواناٰی کے وسائل سے مالا مال

ہے۔ ہوا، سمشی اور جیو ٹھرمل کے ذریعے سے وافر توانائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ آنے والے مالی سال 2013-14ء میں ملکہ تو انائی کیلئے billion 1.185 روپے مختص کیتے گئے ہیں جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں 34% زیادہ ہیں۔ 2 ارب روپے کی لگت سے سمشی تو انائی کے پروجیکٹس شروع کیتے جائیں گے جن سے تقریباً 300 دیہاتوں کو بجلی فراہم کی جائیگی۔ زراعت کے 20 ہزار ٹیوب ویلز کو بجلی کے رعایتی نرخوں پر چلا جا رہا ہے جس پر 5 ارب 40 کروڑ روپے خرچ ہو رہے ہیں جس سے بجلی کے نرخوں میں اضافے کی وجہ سے مالی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ اس مالی بوجھ کو کم کرنے کیلئے رعایتی نرخوں پر چلنے والے ٹیوب ویلز کو سمشی تو انائی پر منتقل کیا جائیگا۔ سرکاری عمارتوں کو بھی سمشی تو انائی کے نظام پر لاایا جائیگا۔ اس طرح حکومت بلوچستان کے ماتحت چلنے والے واٹر سپلائی اسکیموں کو بھی سمشی تو انائی پر لاایا جائیگا۔ ان دونوں منصوبوں کے لئے 45 کروڑ تجویز کیتے گئے ہیں۔ صوبے کی مختلف دیہاتوں کو بجلی کے نئے ٹرانسفارمر کی فراہمی اور پرانے ٹرانسفارمروں کی مرمت کیلئے 500 million روپے مختص کیتے گئے ہیں۔ کوئلے سے تو انائی پیدا کرنے والے منصوبوں پر 500 million روپے کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ ہم مختلف علاقوں میں کوئلے سے تو انائی کے منصوبے بنائتے ہیں اسکے لئے ہم نے 3 منصوبے اس سال شروع کرنے کا ارادہ کیا ہے جن کی فیزا ایبلٹی کیلئے ہم نے یہ رقم رکھی ہے اگر ہماری فیزا ایبلٹی رپورٹ تیار ہوئی تو انشاء اللہ ہم 3 جگہوں پر کوئلے سے تو انائی کے منصوبے شروع کریں گے۔ بلوچستان انجی کمپنی کو باقاعدہ فعال کیا جائیگا اور انویسٹمنٹ کی مد میں اسکے لئے اگلے مالی سال میں ڈھائی ارب روپے رکھے جائیں گے۔

کھیل: جناب اسپیکر! آنے والے مالی سال 2013-14ء میں ملکہ کھیل کیلئے 204.467 million روپے مختص کیتے گئے ہیں جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں 13 فیصد زیادہ ہیں۔ صوبے میں مختلف کھیلوں کی سرگرمیوں کیلئے گرانٹ 6 million سے بڑھا کر 15 million تک تجویز کی گئی ہے۔ صوبے میں تحصیل کی سطح پر کھیلوں کی ترقی کیلئے دفاتر کھولے جائیں گے۔ صوبے کے مابین میں الصوبائی اور ملکی سطھوں پر کھیلوں کے مقابلوں میں ہمارے مرد، خواتین کھلاڑیوں کی بھرپور حوصلہ افزائی کی جائیگی۔ اسکوں اور کالجوں کی سطح پر کھیلوں کو فروغ دے کر نئی نسل سے اہل کھلاڑی تلاش کیتے جائیں گے۔ کوئٹہ میں ایوب اسٹیڈیم کی خوبصورتی کیلئے پی ایس ڈی پی میں چار کروڑ تیس لاکھ روپے کا نیا منصوبہ شامل کیا جائیگا۔ کوئٹہ میں اسپنی روڈ پر ایک نئے اسٹیڈیم کی تعمیر کیلئے پی ایس ڈی پی میں ابتدائی طور پر 7 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

نوچوانوں کیلئے روزگار: جناب اسپیکر! ہر حکومت کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ اپنی انتظامی حدود میں عوام کو

باعزت روزگار فراہم کرے۔ مزید یہ کہ روزگار کے قابل نوجوانوں میں ہنرمندی کی تخلیق کرے۔ آپکو علم ہوگا کہ حکومتی اعداد و شمار کے مطابق بلوچستان میں قبل روزگار آبادی کا، کل آبادی کا 40% ہے جبکہ موجودہ اعداد و شمار کے مطابق تقریباً 7 سے 8 لاکھ افراد پیر و زگار ہیں۔ پیر و زگاری کی شرح دیہی علاقوں میں شہری علاقوں کی نسبت زیادہ ہے۔ اسی طرح ہنر سے محروم اور کم تعلیم یافتہ پیر و زگاری کا خاص طور پر شکار ہیں۔ جناب اپنے! ہماری اس کم آبادی والے صوبے میں قبل روزگار آبادی میں اتنی بڑی تعداد کا پیر و زگار ہونا لمحہ فکر یہ ہے۔ اس حقیقت کو منظر رکھتے ہوئے اگلے مالی سال کیلئے 14493 اسامیاں پیدا کی جائیں گی جس سے براہ راست روزگار کے موقع میسر ہوئے۔ ہماری موجودہ حکومت نے ترقیاتی بجٹ میں خاطرخواہ اضافہ کر دیا ہے اور ترقیاتی اسکیوں کے عملدرآمد میں اہل پیر و زگار نوجوانوں کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صوبائی حکومت کے مختلف اداروں میں موجودہ تربیتی اداروں میں مثلًاً ٹینی سی، پی ٹینی سی، اور سماں انڈسٹریز کے تحت کام کرنے والے اداروں میں نوجوانوں کو تربیت دی جائیگی تاکہ وہ اپنے لئے باعزت روزگار کمانے کے قابل بن جائیں۔ مزید یہ کہ تعلیم یافتہ پیر و زگار نوجوانوں کیلئے اختناس پ کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ اسکے علاوہ وفاقی اداروں میں وفاقی بجٹ سے زیادہ سے زیادہ اسامیوں پر بلوچستان سے تعلق رکھنے والے پیر و زگار نوجوانوں کو اپلیٹ کی بنیادوں پر روزگار فراہم کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

سرکاری ملازمین کیلئے مراعات: جناب اپنے! سرکاری اہلکار صوبائی انتظامی مشینری کو چلانے، پالیسی سازی اور ترقیاتی منصوبے پر عملدرآمد میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا پورا احساس ہے کہ موجودہ مہنگائی اور افراط زر کے مقابلے میں سرکاری ملازمین کی تنخوا اپنی نہایت کم ہیں۔ چنانچہ حکومت بلوچستان سرکاری ملازمین کیلئے مندرجہ ذیل مراعات کا اعلان کرتی ہے:-

☆ وفاقی حکومت کے اعلان کے تسلسل میں کم جولائی 2013ء سے صوبائی ملازمین کی تنخوا ہوں میں گریڈ-1 سے 16 تک کے ملازمین کیلئے 15%۔ سندھ اور پنجاب میں ان لوگوں نے 10% بڑھایا ہے۔ لیکن ہم نے گریڈ-1 سے 16 کیلئے 15% اور گریڈ-17 سے اوپر کیلئے 10% کے اضافے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ جس پر تقریباً چار ارب سولہ کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ اس ضمن میں میں یہ تناضوری سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت صوبائی ملازمین کے مسائل کو حل کرنے میں دلچسپی رکھتی ہے۔ اور انہیں ہر قسم کی مدد فراہم کر لیتی تاہم حکومت بلوچستان کے عوام اپنے سرکاری ملازمین سے اس بات کی توقع رکھتی ہے کہ وہ صوبے کی ترقی اور غریب عوام کی فلاں کیلئے اپنے فرائض، بہتر طریقے سے ادا کر لے اور عوام کی خدمت میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں

برتیں گے۔

☆ ریٹارڈ ملازمین کی پیش میں بھی 15% اضافے کی تجویز ہے۔ اس میں تقریباً 30 کروڑ 70 لاکھ روپے خرچ ہونگے۔ یعنی انکی پیش میں بھی 15% ہم اضافہ کریں گے۔

☆ کنوینس الاؤنس جو اس سے پہلے صرف ضلعی اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں تعیناتی پر ملتا تھا اب تمام ملازمین کے لئے نہ صرف منظوری دے دی جائیگی بلکہ مزید آسمیں اضافہ بھی کر دیا جائیگا۔

☆ محکمہ تعلیم کے سینئر اسٹاف کو تمام اسکیل کی منظوری، انجینئر ز کیلئے ڈیزائن اور نان پر کیونگ الاؤنس میں اضافہ کر دیا جائیگا۔

☆ ٹریولنگ اور ڈیلی الاؤنس میں اضافہ کیا جائیگا۔

☆ جیل خانہ جات کے ملازمین کے لئے راشن اور یونیفارم الاؤنس میں اضافہ کیا جائیگا۔

☆ انجینئرنگ کے تمام محکموں کے کاؤنٹس کلرکس کو اپ گریڈ کر دیا جائیگا۔

☆ صوبے کے تمام اسٹینوگرافر اور پرائیویٹ سیکرٹریز کی آپ گریڈیشن کر دی جائیگی۔

☆ اٹھارویں ترمیم کے تحت وفاق سے صوبے میں آئے ہوئے ملازمین کو ڈپیشن الاؤنس اور اپیشل الاؤنس کی منظوری دی جائیگی۔

بجٹ تخمینہ 14-2013ء

اب میں نئے مالی سال 14-2013ء کے بجٹ کا خلاصہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ نئے مالی سال کیلئے 198.395 billion روپے کا بجٹ تجویز کیا جاتا ہے۔ آسمیں 44 ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ۔ جس میں پرولی تعاون کا حصہ 3.981 billion ہے۔ غیر ترقیاتی بجٹ اس سال کے غیر ترقیاتی بجٹ 154.442 billion روپے ہے۔ یعنی 154 ہے۔ جسمیں ریونیو اخراجات کا تخمینہ 117.348 billion اور کمپیٹل اخراجات کیلئے 37.474 billion روپے شامل ہیں۔ صوبے کے اپنے وسائل سے آمدی کا تخمینہ 6.467 billion روپے ہے جبکہ مالی سال 14-2013ء کے وفاق سے حاصل ہونے والی رقم کی تفصیلات ذیل ہیں:-

☆ قبل تقسیم پول یعنی ڈی ویز ایسل پول سے 123.274 billion روپے۔

☆ براہ راست منتقلی 14.20 billion۔

☆ دیگر، 17.454 billion۔

☆ کمپیٹل محصولات: -3.562 billion۔

☆ گل آمدنی کا تخمینہ 190.453 billion ہے۔

☆ سال 2013-14ء کیلئے بجٹ خسارہ 7.947 billion ہے اس دفعہ ہم نے کوشش کی کہ ترقیاتی مدد کو بڑھائیں تھیں ایں جب ہم نے بڑھائیں ترقیاتی تو ہمیں جو ہے نا خسارہ کا بجٹ ہو گا ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جو یہ نئے ایوان نے، آمدنی کے رسیورسز ہیں اس خسارے کو ہم کم کریں۔ موجودہ حکومت نے اپنے دور میں عوامی بہبودوں پر اخراجات میں خاطر خواہ اضافے کا فیصلہ کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ترقیاتی مدد میں تمام سابقہ ریکارڈ توثیر نے کا عہد کیا ہے۔ انفارسٹرپچر کی بہتری کے حوالے سے بہت کچھ کرنا پڑیگا تاہم ہماری حکومت میں ترقی کا حصول consultation, not more construction یعنی ہم پر جائیں گے extension پر نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وسائل کا ضیاع نہ ہو بلکہ ان کا بہترین استعمال ہو یہی ایک پائیدار ترقی کا ضمن ہو سکتا ہے ایک اور بڑا چیلنج جو ہمارے صوبے کو درپیش ہے وہ غربت کی انتہائی زیادتی کی صورت ہے ان چیلنجوں سے نہیں میں ہماری حکومت نامناسب حالات کے باوجود کام کے جذبے سے سرشار ہے۔

ترقبیاتی بجٹ 2013-14ء

جناب اسپیکر! مالی سال 2013-14ء کے پی ایس ڈی پی کا سائز 43.913 billion روپے مع ایم پی اے تجویز کے جس میں تعلیم، صحت، امن و امان، آب و اشی، مواصلات، پانی و توانائی کے شعبوں کو ترجیح دی گئی ہے۔ اس طرح تعلیم کیلئے مختص رقم 4.2% سے بڑھا کر یعنی 4% تھا اب وہ 23.12% اور صحت کا 2.63% سے بڑھا کر 9.21% کر دیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر! صوبائی بجٹ میں خسارہ کم کرنے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات پر عملدرآمد کو لقینی بنایا جائیگا:-

☆ بچت اور سادگی کے اقدامات۔ حکومت بلوچستان مالی مشکلات کو منظر رکھتے ہوئے سختی سے سادگی اور بچت کیلئے اٹھائے گئے اقدامات پر عمل پیرا ہے۔ جس کے تحت غیر ترقیاتی اخراجات برائے 2013-14ء کو 2012ء کی حد تک رکھنے کے اقدامات کیے جائیں گے۔

☆ تمام محکموں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ سختی کے ساتھ اپنے محکموں میں مالیاتی نظم و ضبط کو لقینی بنائیں اس امر کو لقینی بنانے کیلئے محکمہ خزانہ بلوچستان مسلسل محکموں کے اخراجات پر ایک جامع کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے تحت نظر رکھتے ہوئے لگزوری گاڑیوں کی خریداری پر مکمل پابندی ہوگی۔

☆ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی فوری طور پر تشکیل دی جائیگی۔ اور اسکی کارروائیوں کے تسلسل کو قائم رکھا جائیگا۔

- ☆ پی ایس ڈی پی کے تحت مختلف منصوبوں کے تحت عملدر آمد کو یقینی بنا یا جایگا اور انکی باقاعدہ نگرانی کی جائیگی۔
- ☆ حکومتی خرچے پر یروں ملک علاج معالجے، سیمیناروں، کانفرنسوں اور ورکشاپوں میں شرکت پر عائد پابندیوں پر سختی سے عملدر آمد کیا جائیگا۔
- ☆ قانون سازی برائے محاصل: حکومت محاصل میں خاطرخواہ اضافہ کرنے کیلئے قانون سازی، فانس بلوزکی صورت میں پیش کیا جائیگا جس میں محاصل کا دائرہ کاربڑھایا جائیگا۔ مذکورہ بلز کے نفاذ کے بعد صوبے کیلئے آمدنی میں خاطرخواہ اضافہ متوقع ہے۔

ٹکنیکی نظام میں منصافانہ بنیادوں پر ان اصلاحات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:-

- ☆ بلوچستان سیلز آرڈیننس، 2000ء کی نہرست اور ٹکنیکی کی شرح میں ردودبدل کیا جائیگا۔
- ☆ بلوچستان میں لینڈ ریونیوا یکٹ 1967ء کے تحت غیر منقولہ جائیداد کے معاوضہ انتقال سے متعلق گلکھر کے دیئے ہوئے اعداد و شمار اور مالیات، جائیداد کے مطابق ردودبدل کیا جائیگا۔ شہری علاقوں میں تمام غیر منقولہ جائیداد تو غیر شدہ جس کا رقبہ 2500sq. ft. یا اس سے زائد رقبہ پر محیط ہوگا، اس پر ٹکنیکی نافذ کیا جائیگا۔
- ☆ کاروباری اضلاع جو کہ مرکزی صوبائی اور لوکل اتحادیز کو مال فراہم کرتے ہیں پر اضافی پروڈکشن ٹکنیکی نافذ کیا جائیگا۔

- ☆ کاروباری خدمات: اسلئے ہم نے انکا تفصیلی جائزہ لیا ہے اس وقت ہمارا ٹولٹ بجٹ فیڈرل اور یہ آج ہم pool پر ہیں اور اس وقت ہماری جو اپنی آمدنی ہے وہ چار ارب سے زیادہ نہیں ہے اس دفعہ ہم کھینچ کر چھارب پر لائیں گے۔ لیکن جب تک ہم اپنا کوئی tax phase نہیں بنائیں تو شاید ہم بلوچستان کو اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں کر سکیں گے۔ لہذا بلوچستان کو اٹھارویں ترمیم کے بعد جو اختیارات ملے ہیں ہم بلوچستان کا اپنا ایک ٹکنیکی سیشن نظام پر بھی زور دے رہے ہیں۔ کاروباری اور خدمت پر پہلے سے نفاذ paid tax کی قیمت میں اضافہ، کاروباری مرکز میں رجسٹریشن کی مدد میں 10 ہزار اور سالانہ ٹکنیکی کی مدد میں 4 ہزار روپے ٹکنیکیں کا اضافہ۔ سی ڈی اور ڈی وی ڈی کے کاروبار اور انکی رجسٹریشن پر ٹکنیکیں کا نفاذ۔ ہوٹلوں پر پہلے سے نفاذ paid tax میں اضافہ، موڑو ہیکل ٹکنیکیں برائے رجسٹریشن اور سالانہ ٹکنیکیں میں اضافہ جیسے اقدامات ہیں۔

میں اپنی بجٹ تقریب wind-up کرنے سے پہلے ایک چیز ضروری سمجھتا ہوں کہ بدقتی سے جو واقعہ سردار بہادر خان و ملن یونیورسٹی میں ہوا اور اسکیں ہماری بچیاں شہید ہوئی ہیں، انکی کل تعداد 13 تھیں اور جس میں 10 زخمی ہوئیں۔ اور اسی روز کچھ دیر کے بعد بولان میڈیکل کمپلیکس کے شعبہ حادثات میں یکے بعد

دیگرے دو خودکش دھماکوں کے بعد، شنگردوں کی فائرنگ کی وجہ سے 17 افراد شہید ہوئے ہیں جن میں ڈی اسی کوئی متصور کا کڑ اور ڈاکٹر گسی، برس اور فرنٹ لائر کو رکے ایک کیپین اور 4 فورسز کے افراد شامل تھے، اسیں ہم تمام جو ہیں ناا، میں ضروری سمجھتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے جو ایک شیدول ہے اُسکے لئے میں سمجھتا ہوں وہ ہم اعلانات کریں گے اور ہم پابند ہیں کیونکہ یہ بجٹ کا حصہ نہیں ہے لیکن لا اینڈ آرڈر کے حوالے سے شاید میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم انکو اپنے جو لوگ ہیں اسوقت جو شہید ہوئے ہیں اور جو زخمی ہوئے ہیں، تو انکے لئے قانون کے مطابق جو ہمارے پاس ایک فہرست موجود ہے، میں انکو یقین دلاتا ہوں کہ اُس قانون کے مطابق اُسکو ہم compensation کی دینے گے۔ فرض کریں جو سرکاری ملازم ہے اُسکی شہادت کی compensation، 20 لاکھ ہے شدید زخمی کی 5 لاکھ ہے معمولی جس کو ہم خفیف زخمی کہتے ہیں اُسکے لئے 50 ہزار ہے۔ لیکن اسکے ساتھ اُسکو تنخوا ہیں ملیں گی اُسکا جو گھر ہے وہ اُسکے پاس رہے گا۔ یہ تمام سہوتیں جو ملازم ہیں یا غیر ملازم ہیں، اُن تمام شہداء کو ہم دے دینے گے۔ اس ایوان کو اور بلوچستان کے عوام کو ہم یقین دلاتے ہیں کہ یہ compensation میں کوئی کوتا ہی نہیں ہوگی اور ہم اُن تمام شہداء کے، اُن زخمیوں کے، اُنکے وارثوں کے ساتھ اُنکے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ تو اسلئے میں نے یہ کہا کہ چونکہ یہ بجٹ ہے، انکو میں convey کر دوں۔ میں آخر میں اپنے معزز رفقائے کار اور اس اسمبلی کا شکرگزار ہوں کہ جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا۔ میں ایک چیز بڑی وضاحت سے کہتا ہوں کہ ہم پر تمام پاکستان کے intellectuals کی آنکھیں گلی ہوئی تھیں کہ کیا یہ وہی بجٹ ہوگا جو ایم پی ایز میں بانٹ دینے گے۔ یقیناً ہم نے ایم پی ایز پر نہیں بانٹ دیئے ہیں۔ میں اپنے تمام معزز ایم پی ایز کا جو گورنمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں اتنا میکنٹور ہوں کہ انہوں نے ہماری مدد کی اور جو پروجیکٹس ہم نے دیئے ہیں یہ عوام کیلئے دیئے ہیں بلکہ میں نے جب آج بجٹ پر دستخط کیے تو اس سے پہلے میں نے ایک لفظ لکھا This budget should be for the people of Balochistan.

ہمیں یقین ہے کہ یہ بجٹ ہم بلوچستان کے عوام کیلئے کیتے ہوئے ہیں اور ہم ایک ایسا مانیٹرنس سسٹم ڈویلپ کریں گے کہ شاید ہم کسی بھی leakage کو حتی الوع کوشش کریں گے کہ اسکو روکیں۔ میں آخر میں ایک بار پھر اپنے معزز رفقاء کار اور اس اسمبلی کا شکرگزار ہوں کہ جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور میں اُنکے تمام تعاون سے صوبے کے مالی معالات کا احسن طریقے سے سرانجام دینے کا یقین دلاتا ہوں میں محترم چیف سیکرٹری، مکملہ خزانہ، پی اینڈ ڈی کے عملے کا بھی شکرگزار ہوں جن کی انتہا محنت اور کوششوں سے یہ بجٹ ترتیب دینے میں کامیاب رہے۔ میں یہاں گورنمنٹ پر بنگ پر لیں کے عملے کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے

بجٹ دستاویز کی چھپائی میں مکملہ خزانہ اور پی اینڈ ڈی کی بھر پور مدد کی ہے میں تمام صحافی حضرات کا جواں وقت اس بجٹ کو ترجیح دے رہے ہیں ملکوں کے جنہوں نے یہ کام کیا ہے۔ بلوچستان زندہ باد۔ پاکستان پاکندہ باد۔

Thank you very much.

جناب اسپیکر: اچھا! معز زار اکین! ایک دو منٹ صبر کریں نا۔ نماز میں time ہے میر عبدالکریم! میں کچھ اعلانات کروں گا وہ سُن کے جائیے گا پھر ایسے نہیں کہ گھر پہنچ جائیں اور کہیں کہ اعلان کا مجھے پتا نہیں ہے کہ کیا ہوا؟ نماز میں دس منٹ ہیں جسی اللہ خیر کریگا۔ ہم سب مسلمان ہیں۔ اچھا جی! سب سے پہلے تو

The budget stands presented for the year 2013-14 and also the supplementary budget 2012-13. یہ آپ کی میلبوں پر ہے۔ اسکے علاوہ میں ویکلم کرتا ہوں میں

اپنے سابقہ اسپیکر میر اکرم بلوچ صاحب جو بیٹھے ہیں ہمارے اٹھے ہاتھ پر، وہ خاموشی سے آ کر بیٹھے ہیں۔ اور انکا ایک مشہور تھا۔ وہ اپنی اردو میں جب ایوان کہتے تھے تو مجھے ایسے لگتا تھا کہ وہ جیوان کہہ رہے ہیں۔ اُس زمانے میں تو مذاق میں اُنکے ساتھ کرتا تھا۔ پھر وہ کہتا تھا کہ نہیں تمہارے کان بجھتے ہیں۔ میں نے کہا جانی میں تو کان نہیں بجھتے ہیں، بڑھاپے میں تو بجھتے ہیں۔ Please, thank you very much!

انشاء اللہ next time, seat, front Advisory Committee! شکل اختیار کر گئی ہے۔ Sunday کی صبح اتوار کو مولا نا واسع صاحب!

آپ As a Leader of the Opposition اُسمیں آکر شریک ہونگے جس میں اور Leaders جو ہونگے اپنے Parliamentary Advisory Committee میں پھر

فیصلے ہونگے کہ کیا طریقہ کا اختیار کیا جائیگا speeches کا۔ اتوار کے دن صبح کو ساڑھے دس بجے آئیے گا۔ اسکے علاوہ آپ کا ایک crash-programme ہے پرسوں کیلئے۔ تائم ساٹھے نوکھا ہے ایم پی ایز کیلئے وہ مہربانی کر کے گیا رہ بجے سے شروع ہوگا اور شام مغرب تک ہم کریں گے PIPS کی team آ رہی ہے اسلام آباد سے۔ Thank you very much. جی جی کریم!

میر عبدالکریم نوشری وانی: واہ ڈاکٹر صاحب! تیرے بجٹ کا کمال۔ تو نے کیا ہے ایم پی اوں کو پانچ ماں۔ والسلام۔

جناب اسپیکر: اچھا! آپ رجسٹریشن اپنانام، ایم پی ایز جو کرنا چاہتے ہیں اپنی تقریری please رجسٹر کر دیں اپنے نام، سیکرٹری اسمبلی کے آفس میں۔ The Session is adjourned till Sunday.